حج مسلمانوں کا ایک ایسا اہم اور ضروری فریضہ ہے جسے وہ تاریخ کے ہر دور میں
بہ صورت یہاں تک کہ سر بکف ہو کر ادا کرتے رہے ہیں۔ راستوں کا پرخطر ہونا۔ بدویوں کی
عام لوٹ مار کی داستانیں۔ بحری سفر کے آلام و مصائب۔ عزیزوں اور رشتہ داروں سے بُعد اور
جدائی۔ یہ سب چیزیں مگر بھی مسلمانوں کو فریضہ حج کی ادائیگی سے باز نہیں رکھ سکتی تھیں۔
لیکن یہ حقیقت کسی مزید حجت و دلیل کی محتاج نہیں ہے کہ ایک آزاد انسان جن چیزوں
کا تصور بھی نہیں کر سکتا غلام ان کو نہ صرف یہ کہ دیکھتا ہے بلکہ ان کو برتتا ہے اور اس طرح اسے
خواہی نخواہی زہر کا گھونٹ حلق سے نیچے اتارنا ہی پڑتا ہے۔

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ حکومت ہند گذشتہ سال کی طرح امسال بھی حاجیوں
کے لئے جہازوں کی روانگی اور ان کی حفاظت کا بندوبست نہیں کر سکتی۔ اے کاش حکومت کو
اندازہ ہوتا کہ اس کے ان چند لفظوں نے ہندوستان کے مسلمانوں میں کس درجہ غم و غصہ کی لہر
دوڑا دی ہے۔ اسے کون نہیں جانتا کہ آج کل اول تو حجاز کے بحری راستہ میں کوئی خطرہ نہیں ہے
اور اگر تھوڑا بہت ہو بھی تو جنگ کے بین الاقوامی قانون کے مطابق حاجیوں کے جہاز کو کوئی
دشمن بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر حکومت اس فریضہ کی اہمیت اور اس سے
متعلق مسلمانوں کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھتی تو وہ بڑی آسانی سے جنگ کے پہلے تین سالوں
کی طرح امسال بھی خاطر خواہ اور معقول انتظام کر سکتی تھی۔ بہرحال اب بھی وقت ہے کہ حکومت
اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور اس کے اس اعلان سے کروڑوں مسلمانوں میں جو بد دلی اور مایوسی
پیدا ہو گئی ہے اس کا بروقت تدارک کر دے۔